حضرت شیخ احمد تارہ بلی کا

مولانا حاجی محمد یحییٰ میر واعظ کشمیر کے نام

مکتوب

مترجم: ڈاکٹر محمد منور مسعودی

Scanned with CamScanner

حضرت شیخ احمد تارہ بلیؒ کا مولانا حاجی محمد یحییٰ میرواعظ کشمیر کے نام مکتوب :-

یہ فقیر اس لائق کہاں جو آپکی محبت کا دم بھرے یا آپکے ساتھ مشاورت اور مصالحت کی بات کرے۔ لیکن چونکہ آپ نے اس گدا سے التفات کیا ہے یہ میری خوش وقتی ہے اور اس کیلئے میں ممنون ہوں اور آپ سے ہمکلام ہونے کی جرآت کر رہا ہوں اس سلسلے میں جو کچھ بھی مناسب ہے آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں خواہ آپ میری باتوں سے نصیحت حاصل کریں یا ملال :

میرے سعادت مند عزیز تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اپنے والد بزرگوار کے نقش قدم پر اپنے آپ کو قائم رکھو، فضول اور بے مقصد چیزوں کو ترک کر کے اپنے اوقات قلبی اور قالبی، علمی اور عملی طور پر عبادت خداوندی میں صرف کریں۔ خلوص نیت کے ساتھ نفع بخش علم کا حصول ایک مستقل عبادت ہے اور اس علم کے مطابق عمل مہلکات سے نجات کا ایک وسیلہ ہے اور اس سے سعادتمندی میں کامل اضافہ ہوتا ہے وعظ و بیان اور مناصب کی حرص نہ رکھیں کیونکہ یہ بات لوگوں کے دلوں میں سبکی کا باعث ثابت ہوتی ہے دینی نصیحت کی تاثیر اور اپنی آبرو کی نگہداشت کے لئے علم یقین لازم ہے جو کچھ آپ لوگوں سے کہیں اس پر خود بھی عمل کریں اور اسکو لازم سمجھیں تاکہ یہ بات سامعین کے قلوب کو سیراب اور قایل کرے اور وعظ بے بہرہ نہ رہے

ہر چہ گوئی باید اول آن کنی ورنہ برخود گفتگو تاران کنی

جو کچھ تم کہو اس پر خود بھی عمل کرو۔ ورنہ یہ سمجھو کہ تم خود کو ہی تاریکی کی طرف لیجا رہے ہو

Scanned with CamScanner

احکامات الٰہی کی تمثیل و دلیل کے لئے وعظ و نصیحت اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کہ جس کے لئے ہم مامور ہوں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ خیر خواہی شفقت کا ارادہ ہونا چاہیئے اور یہ کہ بندھے ہوتے اور مخصوص ایام میں متبرک بقعات شریف اور مساجد و محلہ جات میں تمام خاص و عام علما و فضلا سے معارضہ اور مقابلہ آرائی کے بغیر اگر وعظ کا موقع فراہم ہو تو بہتر ہے لیکن اگر اپنے محلے کی مسجد اور محلہ کے آس پاس وعظ و نصیحت میں اپنی تقویت و مہارت کے لئے مسلمانوں اور سامعین کی خیر خواہی کی خاطر وعظ و بیان کی اگر عادت ڈالی جائے کسی کے ساتھ معارضہ اور مقابلہ نہ ہو اور تمام امور پر اللہ کی ذات پر توکل کیا جائے جو نعم الوکیل ہے تو یہ سب سے افضل اور بہتر ہے تاکہ ان شاء اللہ آہستہ آہستہ اس منزل کے سب مراحل کا درد قرار و اطمینان اور تشفی اسطرح حاصل ہو جائیں کہ اس کے بعد اس کا کوئی ثانی نہ ہو۔ اللہ ماشاءاللہ اور اگر آپ کے مقررہ مقام اور وقت پر کوئی دوسرا وعظ کی حرص لئے آجائے تو اسکے لئے جگہ خالی کر دیجئے اور آپ ہٹ جائیے اور اسکے ساتھ ایثار سے کام لیجئے کیونکہ دوسرں کیساتھ ایثار و سخاوتمندی اپنے اندر اوصاف و حسنات داخل کرنے کے مترادف ہے یہ چیز منازعات کو رفع کرنے اور راحت حاصل کرنے کا سبب بنتی ہے خدا کی کائنات تنگ نہیں۔ اپنا اپنا حصہ اور مقدر برحق ہے جو کچھ جسقدر بھی ہے ہر کسی کو سب کچھ دستیاب نہیں اور قبول خلق میں خوف اور حکمت خداوندی سے خبردار اور خوفزدہ رہو۔ جاہ و مرتبت کی خواہش سے اپنے آپ کو دور رکھو۔ لوگوں کی محبت (قبول خلق) سدرا (اسرسبز درخت یا مخملی لباس) کی مانند ہے اور جاہ و مرتبت کی صحبت جان لیوا آفت کی مانند ہے اللہ کی محبت کی ضرورت ہے حُبِ الٰہی درکار ہے اور اہل اللہ کی محبت اللہ تعالیٰ سے وصال ہے وعظ و بیان میں خود آرائی اور خود نمائی مصیبت ہے اور اس میں تکلیف، تصنع یا مبالغہ، ریا اور مکاری ہے۔ نعوذ باللہ ضروری اور سود مند تنبیہات، علماء کرام و بزرگان دین کی تعظیم اور اولیاء اللہ قدس سرہ کے خصال و اوصاف کی متابعت، فقراء اور مساکین کی محبت امت مسلمہ کے

Scanned with CamScanner

ساتھ حسن ظن اور خیر خواہی دنیا میں ایک مضبوط پناہ گاہ یا ایک قلعے کی مانند ہے رسوائی اور عقبیٰ میں عذاب سے بچنے کے لئے ایک مضبوط قلعہ جیسی پناہ گاہ ہے انبیا کرام علیہم صلوٰۃ وسلام کے معجزات اور اولیاء اللہ علیہم رضوان کے نقل مکانی کے باوجود ابھی تک باقی اور بلیغ و وقیع ہیں

چنانچہ دنیا میں اختیاری اور غیر اختیاری دونوں صورتوں میں ان حضرات سے لو لگائے رکھنا برزخ و آخرت میں بھی ظہور پذیر ہوتا ہے اور اسکے اظہار میں خیر و برکت اور تابندگی و درخشندگی حاصل ہوتی ہے ان کے ارشادات پر امر و تصرف، کا حصول ملک و ملکوت میں (دنیا و آخرت) باذن اللہ و قوتہ لمن شاء اللہ فیمایشاء اللہ جسم و جان (جسد و روح) دونوں میں فراخی، قدرت اور استحکام پیدا کرتا ہے غمگین، حاجتمند، اعانت و شفاعت چاہنے والے تمام زائرین کے لئے ان اصحاب کی قبور خاص طور پر عام مومنوں کو قضائی مہمات و اعانت و شفاعت اور کفایت حاجات کی ضرورت ہمیشہ درپیش رہتی ہے اور یہ بھی ان اصحاب کے معجزات و کرامات کا ایک حصہ ہے جو دنیا و عقبیٰ دونوں میں جاری اور عیاں ہے اور جو کوئی اسکا منکر ہے یا اس میں کوئی شک رکھتا ہے وہ اس سے محروم اور خسارے میں ہے اہل سنت والجماعت کے معتقدات صحیح اور برحق ہیں ایمان رکھنے والوں کو پاکان دین و ملت کے حفظ مراتب و ادب اور حرمت و احترام کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے چونکہ عقائد کے مسائل میں ایک ضرب المثل ہیں

بیقین زاہل جنتش مشمار   ایمن از روز آخرتش مگذار

"اور اپنے دل کو کسی ایک مخصوص نام کے ساتھ نہیں باندھنا چاہیئے"

عدل و فضل است سوی او منسوب   ظلم باشد ز فعل او مسلوب

کیا کسی واعظ نے بزرگی کے مینار پر پہنچ کر کبھی یہ کہا ہے کہ اس ایک (مخصوص) شخص کو ستاؤ۔ اس پر ظلم کرو، یہی انصاف ہے؟ اسطرح کے وہم و گمان اور اظہار بیان

Scanned with CamScanner

سے حفظ خاطر رکھنا چاہیئے خاص طور پر پاکان دین کی شان میں اسطرح کے اظہار بیان کو لازم وملزوم سمجھنا چاہیئے بالخصوص پاکان دین سے متعلق اظہار بیان میں حفظ خاطر کو ملحوظ اور ان کی شان و مرتبت کو لازم وملزوم جاننا چاہیئے تاکہ دنیا اور آخرت میں ان کے فیوض و برکات سے محروم نہ رہیں اور اس زندگی میں تہمتوں اور رسوائیوں سے لاحق نہ ہو۔ جی ہاں کثرت اطاعت اور عبادات کے باوجود اپنے آپ کو عذاب خداوندی سے امان میں نہ سمجھیں اور نہ ہی کثرت عصیان سے اسکی رحمت ومغفرت سے ناامید ہوں (لا تقنطوا من الرحمتہ اللہ) خوف و خشیئت میں عدل وانصاف اور بخشائش و اُسکے فضل وکرم کی امید اور درود وصلوٰۃ بر ذات، حضرت سرور کائنات علیہ وعلی آلہ وصحبہ افضل الصلوٰۃ واکمل التسلیمات۔ جس کا فیض تمام عام وخاص جمیع ذرات میں جاری ہے پر یقین رکھتے ہوئے خلوت اور جلوت اور حضور وخطاب میں وردِ زبان رکھنا چاہیئے آل کرام اور اصحاب عظام پر بھی دائمی طور پر ذکر و درود بھیجنا چاہیئے اور اگرچہ لفظ آل میں اصحاب کرام بھی شامل ہیں صرف اسی پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے بلکہ بزرگان دین کے ختمات شریف جو تلفظ کی عبارت میں شیأللہ نوحہ اللہ بولے جاتے ہیں سے ننگ وعار نہیں رکھنا چاہیئے اور اس عجز وخلوص کو ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہیئے کیونکہ اولیاء اللہ کے لئے حرکات وسکنات اور خطرات وفرش وبساط سب کچھ نوحہ اللہ ہے اور ان کو اعانت و امداد پر پوری دستگاہ ہے اور اولیاء اللہ (قدس اللہ اسرارہم) زیارتگاہوں اور ان کی آرامگاہوں کو غنیمت جان کر پورے خشوع اور خضوع وافتقار وعجز وانکساری کے ساتھ کلمات طیبہ، آیات بینات اور نوافل کا ثواب ان کی ارواح مقدسہ کو ایصال کرنا چاہیئے اور اپنے مطالب ومشکلات کے لئے ان حضرات کی وسالت و وساطت سے حق تعالیٰ سے فتح ونصرت اور کامیابی وکامرانی کی دعا مانگیں یقیناً ہم انکی رحمت ونصرت اور حل مشکلات کے امیدوار ہیں چنانچہ ان ارواح واجساد وآثار شریفہ اور ان کی پر نور قبور پر جا کر فیض طلبی کرتے ہیں اور اسی طرح ہم کو ان کے حجرات شریف، عبادتگاہوں، متبرک مساجد اور خانقاہوں سے ان کی برکات

وفتوحات کا متمنی اور امیدوار رہنا چاہیئے اور چونکہ ان بزرگان دین کے جسم مبارک عبادت و ریاضت و مجاہدہ سے صاف و پاک اور پُر نور ہو چکا ہے ان کی عبادتگاہیں، حجرات و مساجد بھی ان کی عبادت و اطاعت و اکتساب کی کثرت کے سبب ممبۂ فیض وفتوح بن چکے ہیں زائرین ان کو صدق و صفائی کے ساتھ مانتے ہیں اور معتقدان باوفا ان کو بہتر طور پر جانتے اور تسلیم کرتے ہیں اللھم اجعلنی منھم، ان حضرات نے جس طرح کے وضائف، ریاضات مجاہدات، ذکر و اذکار اور مراقبات کو اپنے آپ پر نافذ کیا اور اپنے طالبین کو اذن وارشاد فرمایا اس سے منکر نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ہی اس پر اعتراض کرنا چاہیئے اس کو بدعت تصور نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ان کی آنکھیں اطاعت سنّت سرور کائنات صلعم اور حفظ شریعت کے سُرمہ سے سرشار ان کی بصارت و بصیرت باطنی علایم و علایل و امراض کو دیکھنے میں تُند و تیز بین ہو چکی ہیں اور حق تعالیٰ نے اپنی رحمت کے دروازے ان پر کھول دیتے ہیں زمان و مکان کی بینائی و دانائی وقت افرد اور ملک و شہر کے مزاج کے مطابق تمام بشر امراض و علل کے گوناگوں علاج و مرہم تیار کر رکھے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان کی عبادات، مجاہدات و ریاضات حضور پاک صلعم صلوات اللہ وسلام علیہ و آلہ وصحبہ کی اطاعت و مطابقت اور پیروی میں طے پاتی ہیں اور اگرچہ آپ صلعم ہی کی مرہون منّت ہیں خواہ کسی موقع پر کسی حاجت و تقاضا کا ظہور نہ ہوا ہو اور اس سے تفصیلی مراد حاصل نہ ہوتی ہو کسی بھی ولی کا کوئی بھی امر واقعہ حق تعالیٰ اور اس کے رسول پاک صلعم کے امر اجمالی اور اجماع امت سے باہر نہیں اس سے معترض اور منکر نابینا اور اندھا اور اس کا دل تاریک و سیاہ۔ انبیاء کرام بالاصالت اور اولیاء کرام بالمتابعت صلوات اللہ تعالیٰ وسلمہ علیہم دنیا اور آخرت کی رحمتوں کا ممبہ اور حق تعالیٰ کا ایک نور مطلق ہیں مثال کے طور پر یہ ضروری نہیں کہ سمندر سے ہم کہیں کہ میری غلاظت اور آلودگی کو پانی سے دھو ڈالو۔ یا خدا سے میری رفع آلودگی کی دعا کر۔ یا یوں کہیں کہ میرے خالی برتن اپنے پانی سے بھر دے اور یا خدا سے میری مرادوں کی دعا مانگ اور اسی طرح مثال کے طور پر سورج سے یہ کہیں

کہ میرے اندھیرے اور تاریکی کو اپنے نور سے روشن کردے یا حق تعالیٰ سے میری ظلمت و تاریکی دور کرنے کی دعا مانگ حق تعالیٰ کی رحمت سے ہی دریاؤں میں روانی ہے اور سمندروں کو آلودگیوں غلاظتوں کو معاف کرنے پیاسوں کی پیاس بجھانے' بھاپ اور بادلوں میں بدل کر روی زمین پر اُگنے والی اجناس کو سیراب کرکے سرسبز و شاداب کرنے اور ارباب حاجات کے خالی ظروف کو بھرنے کے لئے تخلیق کیا گیا ہے سورج جو حق تعالیٰ کے نور سے تاباں اور درخشاں ہے دنیا کو روشن کرنے کے لئے متعین ہے اگر منکرِ بطول اور مدعی بے آب دریا سے رجوع نہ کرے اور آلودہ ۔ تہی ظرف اور لب تشنہ اور جگر سوختہ رہے تو اس کا کوئی کیا کرے اور اگر کوئی اپنا مُنہ سورج کی روشنی سے چھپاکر ذلالت اور اندھیرے کے پردے میں پڑ جاتے تو پڑا رہے ۔ ومن یضلل اللہ فمالہ من ھاد۔ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ دریا میں اتریں اور صاف و پاک ہوکر اسمیں سے نکلیں اور جسقدر بھی حاجات کے خالی ظروف دریا کی طرف جھکائیں بھر بھر کر باہر نکالیں اور ظلمت و تاریکی کو سورج کے روبرو دکر کے روشن کریں اور سرخروئی حاصل کریں یھدی اللہ النورہٖ من یشآء من یھدی اللہ فما لہ من مضل ۔

محبت' اعتقاد اور یقین کی ضرورت ہے اور اسی میں نجات ہے جو لوگ منکر ہیں اور اس میں شک رکھتے ہیں وہ بدنصیب اور گمراہ ہیں اور ہمیشہ خسارے میں اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین وادخلنا برحمتك فی عبادك الصلحین

مکتوب

حضرت شیخ احمد تارہ بلیؒ فرزند شیخ محمد نسیم بن شیخ محمد مقیم بن ملا شیخ محمود بن علامہ متقی رحمۃ اللہ کبروی بن ملا محمد مقیم کبرابین ملا محمد صومن ابن ملا ابوالحسن ابن مولینا الاجل محمد علوصم گنائی اخ عینی جامع الکمالات حضرت شیخ یعقوب صرفؒ کشمیری رضوان اللہ علیہم اجمعین ذکر ایشان در تحفہ اشرفیہ کہ از تالیق مولف است بہ تفصیل مرقوم است، وفات ایشان ۱۳ رجب سنہ ۱۲۷۸ھ ۔